بدر اور احد ۔ (۲) تربیتی مرحلہ: فرد و جماعت کی تربیت ۔ اموال غنیمت ' واقعہ افک ' غزوۂ تبوک ۔ (۳) معاشرتی ڈھانچے کی تشکیل نو: نکاح ' حرمت زنا ' شراب ' سود ' نظام کفالت ' زکوٰۃ ' معاشرتی آداب ۔ (۴) اقلیات: یہودی ' نصاریٰ ' منافقین ۔ یہ مطالعہ محض مدنی دور کی تاریخ یا احوال و واقعات کے بیان تک محدود نہیں بلکہ مصنف نے اس معاشرے کی صورت گری اور تشکیل نو کے ضمن میں نبی امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حکیمانہ تدابیر اور کاوشوں کی تفصیل مرتب و منظم انداز میں پیش کی ہے ۔ اس سلسلے میں مولف کا بنیادی ماخذ قرآن حکیم ہے ۔ انھوں نے اپنی تحقیق و مطالعے میں قرآن حکیم سے اس یقین و اعتقاد کے ساتھ استفادہ کیا ہے کہ: ”جب بھی تم قرآن کا مطالعہ کرو گے اس سے نئی چیز حاصل ہوگی اور تمھیں ایسا معلوم ہو گا گویا پہلی مرتبہ اس کا مطالعہ کر رہے ہو“ ۔ (ص ۲۸)

مصنف نے ندوۃ العلماء لکھنؤ سے سند فضیلت حاصل کرنے کے بعد جامعہ ازہر قاہرہ سے "مجمع المدینۃ المنورۃ فی عصر النبوۃ کما بصورۃ القرآن" کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کیا ۔ زیر نظر کتاب اسی تحقیقی مقالے کا اردو ترجمہ ہے ۔ موصوف ان دنوں حائل (سعودی عرب) کے تربیت اساتذہ کالج سے وابستہ ہیں ۔

یہ کتاب ' ایک اعتبار سے سیرت نبویؐ کا مطالعہ ہے ۔ مصنف نے سیرت کے ایک خاص پہلو پر ایک نئے انداز میں روشنی ڈالی ہے ۔ اسلامی معاشرے کا یہ نمونہ دور حاضر کے لیے ایک ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے (اس لیے علامہ اقبال اسے ”خوشا وہ دور“ اور ”خوشا وہ وقت“ سے یاد کرتے ہیں) ۔ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)

رسول اکرمؐ مغربی اہل دانش کی نظر میں ' پروفیسر محمد شریف بقا ۔ ناشر: مکتبہ تعمیر انسانیت ' اردو بازار ' لاہور ۔ صفحات: ۲۸۰ ۔ قیمت: ۱۲۰ روپے ۔

حضور نبی اکرمؐ کی ذات گرامی ہمارے ایمان کی بنیاد اور ہمارے اجتماعی وجود کی روح ہے ۔ حب رسولؐ کے بغیر اسلامی زندگی کی تعمیر ممکن نہیں ۔ حضورؐ کی پیروی ہی میں دنیا اور عقبیٰ میں نجات کا راز مضمر ہے ۔ عالم انسانیت پر حضورؐ کے احسانات شمار سے باہر ہیں اور ایک زمانہ آپ کے اوصاف حسنہ کا قائل ہے ۔ تاہم مغربی مصنفین نے محض تعصب کی بنا پر سیرت نبویؐ کو ہدف تنقید بنایا ہے ۔ ان کی پرفریب تحریروں نے بعض تعلیم یافتہ مسلمانوں کو بھی متاثر کیا ہے ۔ اس کے باوجود متعصب مستشرقین بھی حضورؐ کے فضائل کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکے ۔ ان لوگوں کے اعتراف حقیقت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ہمارے تعلیم یافتہ مگر مغرب سے مرعوب ذہن اپنی فکری گمراہیوں کا جائزہ لینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اغیار کی مثبت آرا سے ہم جیسے لوگوں کے جذبہ ایمانی کو بھی تقویت